THE MOHAMMEDAN SOCIAL REFORMER

تہذیب الاخلاق

جلد چہارم] یکم ذیحجہ سنہ ۱۲۹۰ ہجری سنہ ۱۳۰۵ نبوی [نمبر ۱۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اطلاع

تشریح قیمت و مصرف منافع

تہذیب الاخلاق

جسقدر روپیہ بابت اِس پرچہ کے بطور چندہ خواہ بطور قیمت وصول ہو وہ کسی خاص شخص کی ملکیت نہوگا بلکہ اِس پرچہ کے اجرا و ترقی میں صرف کیا جاویگا *

جن دوستوں نے شریک ہوکر اس پرچہ کو جاری کیا ہی اور ساتھہ روپیہ سالانہ اس پرچہ کے اجرا کے لیئے بطور امداد دیتے ہیں وہ اس پرچہ کے متعلق معاملات میں بطور ممبر کے متصور ہیں اُن کو اختیار ہی کہ اگر چاہیں تو اَور کسی کو بھی بطور ممبر اپنے ساتھہ شریک کریں اور جو شخص اس طرح پر شریک ہوگا اُس کو بھی ساتھہ روپیہ سالانہ دینا ہوگا *

یہہ پرچہ ہر مہینے میں ایک بار یا دو بار یا تین بار جیسا کہ مقتضاے مضامین ہوگا چھپا کریگا خریداروں کو چار روپیہ سالانہ قیمت پیشگی دینی ہوگی اور اخراجات روانگی پرچہ سے اُن کو کچھہ تعلق نہوگا *

اگر کوئی شخص کوئی خاص پرچہ خریدنا چاہیگا اُس کو فی پرچہ چار آنہ مع اخراجات روانگی پرچہ دینا ہوگا *

اطلاع

بخدمت ممبران و خریداران و ناظرین

تہذیب الاخلاق

اِس پرچہ کی بابت جس صاحب کو کچھہ خط و کتابت کرنی منظور ہو یا خریداری اِس پرچہ کی مد نظر ہو یا کوئی مضمون اِس پرچہ میں مندرج ہونے کے لیئے بھیجنا ہو یا زر قیمت اخبار یا زر چندہ یا کچھہ روپیہ بطور ڈونیشن کے عنایت فرمانا ہو تو سید احمد خاں صاحب بہادر سی ایس آئی پاس بمقام بنارس بھیجا جاوے غرضکہ تمام خط و کتابت بابت اِس پرچہ کے اُنہی سے کی جاوے کیونکہ یہہ پرچہ علیگڈہ میں چھپکر اُن کے پاس چلا جاتا ہی اور وہاں سے تقسیم ہوتا ہی اور تمام حساب کتاب اسکا سب اُن کے پاس رہتا ہی *

اس پرچہ میں صرف مضامین مفیدہ جو مسلمانوں سے متعلق ہیں چھاپے ہوتے ہیں اور اس سبب سے اخبار امصار و دیار اس میں مندرج نہیں ہوتے — مقصود اس پرچہ کے اجرا سے یہہ ہی کہ مسلمانوں کی حسن معاشرت اور تہذیب کی ترقی ہو اور جو غلط اوہام مذہبی اس ترقی کے مانع ہیں اور درحقیقت وہ مذہب اسلام کے برخلاف ہیں وہ بھی مٹائے جاویں *

مضمون نمبر ۱۲

روئداد

جلسہ انجمن پنجاب مقام لاہور واقع ۳۰ دسمبر سنہ ۱۸۷۳ع

جس میں نجم الہند جناب مولوی سید احمد خاں صاحب بہادر کو سپاسنامہ دیا گیا

اس جلسہ میں ممبران انجمن اور اُن کے علاوہ بہت سے معائد اہل اسلام اور اہل ہنود لاہور اور مضافات لاہور سے شریک تھے ٭

بعد جمع ہونے ممبروں کے بابو نوبین چندر رائے صاحب سکرٹری انجمن پنجاب نے تحریک کی کہ چونکہ آج انجمن کے پریسیڈنٹ تشریف نہیں رکھتے اس لیئے نواب محمد عبدالمجید خاں صاحب بہادر رئیس لاہور انجمن کے صدر انجمن مقرر ہوں چنانچہ نواب صاحب نے کرسی صدر انجمن پر اجلاس فرمایا ٭

اس کے بعد جناب نجم الہند محمد حیات خاں صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر نے کھڑے ہوکر حسب ذیل گفتگو کی ٭

تقریر نجم الہند

میں اس وقت انجمن پنجاب کی طرف سے نجم الہند جناب مولوی سید احمد خاں صاحب بہادر اور اُن کے صاحب زادہ سید محمد محمود صاحب بیرسٹر ایٹ لا و جناب مولوی محمد سمیع اللہ خاں صاحب سب آرڈینیٹ جج اور مولوی صاحب ممدوح کے اَور احباب ہمراہی کا جو اس وقت تشریف رکھتے ہیں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اُنہوں نے اپنی قوم کی بھلائی کے واسطے اپنے اوپر تکلیف گوارا کی اور سیکڑوں کوس کا سفر اختیار کرکے یہاں تشریف لائے اور آج اپنے قدوم سے اس انجمن کو عزت بخشی انجمن نے اس موقع پر ایک ایڈریس جناب نجم الہند موصوف کی خدمت میں پیش کرنے کے واسطے مرتب کی ہی میں چاہتا ہوں کہ سید صاحب اُس کے پڑھے جانے کی اجازت دیں اور اُس کو منظور فرماویں اور جناب سید محمد محمود صاحب سے میری یہہ درخواست ہی کہ وہ مہربانی سے آج کے جلسہ میں کچھہ تقریر انگریزی زبان میں تعلیم و تربیت اور باہمی میل جول کی نسبت فرماویں اس جلسہ میں بہت سے انگریزی خواں ہندو صاحب اور نو جوان مسلمان اُن کی تقریر سننے کے مشتاق اور منتظر ہیں ٭

اس کے بعد مولوی محمد حسین صاحب پروفیسر عربی کالج لاہور نے مفصلہ ذیل ایڈریس ممبران انجمن کی طرف سے بڑی فصاحت سے پڑھ کر سنائی ٭

ایڈریس بخدمت نجم الہند جناب مولوی سید احمد خاں بہادر

بہت سوسئیٹیوں نے بہت سے ناموروں کو سپاسنامہ دیئے ہونگے مگر انجمن پنجاب آج اپنا ہدیہ اُس نامور کے سامنے پیش کرتی ہی کہ اگر یہاں کی علمی سوسئیٹیوں کی تاریخ مرتب کی جاوے تو اُس کا نام ہر ورق کی پیشانی پر نظر آئیگا ــ وہ نجم الہند آپ ہیں جس سے کشور ہند میں اول علمی سوسئیٹی کی شمع روشن ہوئی ــ آپ کی مبارک سوسئیٹی کی روشنی پر ایک عالم کی نگاہیں اُٹھہ گئیں اور گروہ گروہ اہل ہند چراغ اُمید روشن کرکے بیٹھہ گئے ــ ہندوستان کی تہذیب و شایستگی سالہا سال سے دلوں اور دماغوں میں مردہ اور افسردہ پڑی تھی ــ پس آپ کی دلسوزی قومی نے اس تاثیر کے ساتھہ آواز بلند کی کہ اُس نے اپنے خواب غفلت سے ایک کروٹ لی اور آپ کی دل گرمی کی کوششوں کا اثر قوت برقی کی طرح نزدیک و دور دل دل میں دوڑ گیا ــ حق یہہ ہی کہ ان جلسوں کے لیئے صدر نشینی آپ کا حق ہی اور ان گروہوں کی قافلہ سالاری کا منصب ہی ــ اگرچہ جو چراغ روشن ہوئے وہ ابھی تک دور سے جھلملاتے ہیں اور اُن گروہوں کے مقاصد بھی خاطر خواہ نہیں حاصل ہوئے مگر اُمیدیں اپنے نشان اوڑا رہی ہیں اور شک نہیں کہ آیندہ جب تک ہند میں علم و شایستگی کی روشنی رہیگی آپ کا نام ان نشانوں پر لعل و یاقوت کی روشنائی میں چمکیگا ٭

اہل ہند کی تہذیب و شایستگی قومی کا جہاز جو برسوں سے تباہی میں تھا اور اب طوفان سے نکلکر بادبان درست کر رہا ہی اس میں آپ کی سعی کا بادبان اپنے استحکام کے ساتھہ بہت بلند نظر آئیگا ٭

اس میں کچھہ مبالغہ نہیں کہ خیر خواہی قومی کو آپ نے فنافی القوم کے درجہ پر پہونچا دیا ــ اگر ہر مجلس کھڑے ہوکر سوال کیا جاوے کہ اس ملک میں مال سے جان تک بلکہ اپنے سعادتمند اطفال تک قوم کے کام پر کس نے حاضر کردیئے ؟ اپنی روحانی خوشی اور جسمانی آرام کو قوم کے نام پر کس نے قربان کیا ؟ قوم کی خیر خواہی میں اپنی آبرو کے لیئے نادان دشمنوں کی ایذائیں کو اسلیے گوارا کیا ؟ تو سوائے آپ کے دوسرے پر نگاہ نہیں پڑتی ــ اس اولیت کا تمغا آپ کے زیب گلو ہی کہ جس وقت اہل ہند ولایت کا جانا معیوب سمجھتے تھے اُس وقت آپ نے اپنے تئیں آماجگاہ اعتراضوں کا بنایا اور بلا غرض منصبی اور غرض ذاتی کے فقط محبت قومی اور جوش ہمدردی میں اپنے لخت جگر کو سمندروں پر لیکر

روئداد جلسه انجمن پنجاب

هزاروں کوس کوه صحرا اور قلزم و دريا اُلٹ ديئے اور ملک ملک ميں ثابت کرديا که قوم جوهر اولوالعزمي سے خالي نهيں اب بهي اس ميں ايسے اشخاص موجود هيں جو قوم کي بهبودي کے آگے اپنے ذاتي منافع اور راحت و آرام کو ايک ناچيز شے سمجهتے هيں *

آپ کي عالي همتي نے اپنے خانداني علو مراتب کو اپني نظر سے گرا کر اُسے عالم ميں علم کرديا اور ساتهه اُس کے اپني اولوالعزميوں سے ثابت کرديا که انسان ايسے عالي رتبه بزرگوں کي اولاد بهي هوسکتا هي که ايسا نيک نيت — ايسا عالي حوصله — هو اور ايسے ايسے کام کرے آپ نے ترويج علوم و فنون کے باب ميں نقط زباني تقريروں يا تحريروں پر اکتفا نهيں کيا بلکه اپنا روپيه — اپنا وقت — اپني جان کا هي — اپنے دل و دماغ کو اس پر وقف کرديا — آپ کي کوشش سے اس قدر کتابيں رائج هوئيں — که هاروں اور مامون کے عهد ياد آگئے — ليکن وه خاندان ديني تهے اور شاهنشاه تهے — جو که دنياوي حکومت کے بهي اختيار رکهتے تهے آپ نے اس بے اختياري اور بے سامانی کے زمانه ميں اتنا کچهه سر انجام کرليا — پس اسکے مقابله ميں اُسکا ذکر کچهه شاعرانه تعريف نهيں — مدرسه اسلاميه کا بندوبست جو آپ فرماتے هيں يهه پهلا مدرسه هي جو اسلام ميں جمهور قوم کے اجتماع سے قايم هوتا هي سلف سے آج تک ممالک ايشيا ميں جو تعليم عام کے سامان هوئے وه سلطنت کي طرف سے هوئے چنانچه اسي واسطے زوال کے خطر ان پر هميشه موثر رهے — اس امر مفيد کے ليئے نه فقط اهل اسلام بلکه کل مذاهب هندوستان آپ کے مؤيد هيں — کيونکه مهذب هم صحبت اور شايسته همسائے سے زياده دنيا ميں اور کيا نعمت هو سکتي هي *

آپ کا سين تيفک اخبار جو اُردو کے اخباروں ميں ايک برگزيده اخبار هي اتني مدت سے جاري هي همارے ديسي ايڈيٹر اُسے ديکهتے هيں مگر آج تک کوئي اُس کے رتبه کو نهيں پهونچا *

تهذيب الاخلاق کا معمولي کاغذ جو آپ نے جاري فرمايا اُس کے بلند خيال اور مفيد مضامين اعلى درجه کي تعريف کے قابل هيں بڑے بڑے اس ملک کے فاضل اور انگريزي داں اُسے پڑهه کر حيران رهجاتے هيں — کيونکه اُس کے عالي مضامين کے لکهنے والوں ميں اکثر وه روشن ضمير هيں جو زبان انگريزي سے واقف بهي نهيں هيں *

آپ کي همدردي و دلسوزي کي بے ريائي اور دلي صفائي کا ادني نتيجه يهه هي که اُسے نقط هندوستان کے اهل اسلام هي نے تسليم نهيں کيا — بلکه اس کے چرچے ايشيا اور يوروپ کے ملک ملک ميں هو رهے هيں اور يهه امر نه فقط رعايا اور حکام کے طبقوں ميں زبان زد خاص و عام هي بلکه دربار لندن سے ليکر سلطان روم اور داراے ايران تک اعلى طبقه سلاطين ميں اس کے شهرے پهونچ گئے هيں چنانچه ثبوت اس کا اُس گفتگو سے هوتا هي جو سلطان روم اور شاه ايران ميں ملاقات کے وقت هندوستان کے باب ميں هوئي اور اس کے ضمن ميں آپ کے مساعي جميله کا ذکر بهي آيا *

الغرض انجمن پنجاب نهايت سچے دل سے آپ کا اور آپ کے فرزند رشيد اور اُن نامي و گرامي رفيقوں کا شکريه ادا کرتي هي جنهوں نے نه کسي ذاتي غرض يا منصبي مجبوري سے بلکه محض قومي همدردي کے جوش و خروش سے اپنے گراں بها کاموں اور آراموں کو چهوڑا اور کئي سو کوس کي مسافت طے کرکے اس انجمن کو اپنے قدوم سے معزز کيا *

اور جو مفيد اور موثر لکچر آپ نے ديئے اُن کا شکريه انجمن کے ذمة سب سے زياده واجب هي — کيونکه اس کا بهي غرض اصلي يهي هي — اور اس سے اُس کے مقاصد کو بے انتها تائيد پهونچيگي *

اب انجمن پنجاب اپنے سپاسنامه کو مختصر دعا پر ختم کرتي هي که آينده بهي آپ کے ديداروں سے ديده شوق روشن هوں اور آپکو کاميابي دو جهان کے ساتهه وه خوشي نصيب هو جو نيک کاموں سے نيک دلوں کو حاصل هوتي هي آمين *

اس ايڈريس کے پڑهے جانے کے بعد جناب مولوي سيد احمد خان صاحب بهادر نجم الهند نے استاده هوکر مفصله ذيل تقرير ميں اُسکا جواب ديا *

تقرير

نجم الهند مولوي سيد احمد خانصاحب بهادر

صدر انجمن و ممبران انجمن — آج جو عزت اس ايڈريس کے ذريعه سے آپ نے مجهکو بخشي ميں دلي احسانمندي کے ساتهه اُس کا شکريه ادا کرنا اپنا فرض سمجهتا هوں يهه دن مجهکو اپني زندگي کے دنوں ميں هميشه ياد رهيگا ليکن مجهه سے جو کچهه ناچيز خدمتيں ظهور ميں آئيں اُن سے بهت زياده آپ صاحبوں نے خيال کيا — ميں خود اپنے تئيں اُن عزتوں کا مستحق نهيں سمجهتا جو آپ صاحبوں نے مهرباني سے مجهکو ديں — اے اياز قدر خود بشناس — مجهکو اب تک آپ لوگوں کي خدمت گذاري اور خدمت گاري کا رتبه بهي حاصل نهيں هو جائے که ميں يهه دعوے کروں که ميں قوم کي بهلائي کے ليئے کهڑا هوا هوں — يهه ايک ايسا رتبه هي جو ايسے شخص کے ليئے زيبا هي جس نے حقيقت ميں وه کام کيئے هوں جن سے قوم کي بهلائي هو ميں خوب جانتا هوں که مجهه سے اپني قوم کي خدمت کا

Checked 1987

تقریر جناب نجم الہند محمد حیات خان صاحب بہادر

ممبران انجمن جناب سید صاحب کی اس عنایت کا بہت بہت شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اُنہوں نے ہماری اس ناچیز ایڈریس کو قبول فرمایا میں اس بات پر بھی فخر کرتا ہوں کہ ہمارے ہندو بھائیوں نے بھی ہمارے نجم الہند جناب مولوی سید احمد خاں بہادر کو اپنا مربی اور اپنا خیر خواہ پایا — جناب سید احمد خاں صاحب بہادر حقیقت میں جیسے ہم مسلمانوں کے خیر خواہ ہیں اسی طرح تمام کافہ انام تمام مخلوق خواہ ہندو خواہ عیسائی سب کی یکساں بہبودی چاہنے والے ہیں — بابو نوبین چندر رائے سے میں یہہ سنکر بہت خوش ہوا ہوں کہ وہ بہ نسبت اور ہندوؤں کے سید صاحب کو زیادہ عزیز سمجھتے ہیں مگر یہہ اُن کا ذاتی خیال ہی کیونکہ میرا اپنا خیال یہہ ہی کہ جس طرح بابو نوبین چندر رائے صاحب اُن کو عزیز سمجھتے ہیں ویسے ہی ہمارے اور ہندو بھائی بھی اُن کو عزیز رکھتے ہیں — مجھکو اس وقت یہہ بات بیان کرنی واجب معلوم ہوتی ہی کہ ہندوؤں کو اول میں یہہ [illegible] ہوا تھا کہ مدرسۃ العلوم اُن کے اور ہمارے درمیان نفاق کا باعث ہوگا مگر نہایت خوشی اور شکر کی بات ہی کہ اب اُن کو اس کے برخلاف ثابت ہوگیا ہی — ہمارے معزز پیشوا ہمارے مذہب کے بانی نے ہمکو صلعم تک کی تعلیم کی ہی جس سے ہمکو دینی اور دنیوی دونوں قسم کے فائدے حاصل ہوتے ہیں — دینی تعلیم اہل اسلام کے واسطے نہایت ضروری امر ہی اور ہم اہل اسلام کو گو سرکاری مکاتب اور مدارس سے بہت سا فائدہ پہونچتا ہی مگر اُن میں دینی تعلیم نہ ہونے کی وجہہ سے ہم بہت سے فائدوں سے محروم رہتے ہیں اور وہ اخلاق جو ہمارے پاک مذہب میں پورے ہوئے ہیں اُن کی تعلیم سے ہمارے لڑکے بے نصیب رہ جاتے ہیں اسی لیئے یہہ مدرسۃ العلوم جاری ہونا تجویز ہوا ہی — جس سے مسلمان دینی اور دنیوی تعلیم کے فائدے حاصل کریں دنیوی فوائد کا ذکر میں نے اس لیئے کیا ہی کہ دنیوی ترقی اور دینی ترقی دونوں لازم و ملزوم ہیں — جب تک کسی قوم میں دنیاوی عزت اور کافی ثروت نہیں ہوتی تب تک کوئی اُس کی دینی شوکت بھی ظاہر نہیں ہوتی — اسلام کی شوکت جو مشرق سے مغرب تک پہنچی اُس میں اور کیا تھا قومی اتفاق تھا اور قومی ہمدردی [illegible] ثروت بڑھتی جاتی تھی *

[illegible] قوم کے لیئے دینی اور دنیوی فوائد کے ساتھہ ہماری دانست میں بہت کامیاب ہوگا اور اُس کے ذریعہ سے لوگوں کے خیالات ہمارے پاک مذہب کی رو سے اس طرف مایل ہونگے کہ اپنی ملکہ معظمہ کی خیر خواہی اپنے اوپر فرض سمجھیں اور جب ہماری قوم اس مدرسہ کے ذریعہ سے اس درجہ اور اس اعزاز کو پہونچیگی اور مجھکو بھروسہ اور خوشی ہی کہ مسلمان اس عزت کو حاصل کرینگے تو میری دلی آرزو ہی کہ اسی طرح ہمارے ہندو بھائی بھی ایسا ہی ایک اپنا قومی ہندو کالج قایم کرینگے اور ہم خوش ہونگے کہ ہمارا دایاں ہاتھہ اور بایاں ہاتھہ ایک ساتھہ اُٹھینگے ایک ہمارا دایاں دل ہوگا ایک بایاں دل *

اس کے بعد صدر انجمن کی اجازت سے مفتی امام بخش صاحب رئیس پٹیالہ نے ایک قصیدہ مشتمیہ فارسی جناب سید صاحب بہادر اور حاضرین کے روبرو پڑھ کر سنایا جس سے تمام حاضرین جلسہ نہایت محظوظ ہوئے — مصنف سلمہ اللہ تعالی نے اس قصیدہ میں مدرسۃ العلوم کے مقاصد کی نسبت اچھی طرح سے تائید کی ہی *

اس کے بعد جناب خان بہادر محمد برکت علی خاں صاحب بہادر نے انجمن کی طرف سے جناب صدر انجمن کا شکریہ ادا کیا اور بڑی خوشی اور مبارکی کے ساتھہ مجلس برخاست ہوئی *

نمبر ۱۷۱

روئداد

اجلاس ممبران مجلس خزنۃ البضاعۃ لتاسیس مدرسۃ العلوم للمسلمین منعقدہ

۱۰ جنوری سنہ ۱۸۷۴ ع

نمبر ۲۰

پریسیڈنٹ

نواب محمد حسین خاں بہادر رئیس صفوانی *

ممبران موجودہ

مرزا محمد رحمت اللہ بیگ صاحب *
مولوی اشرف حسین خاں صاحب *
شیخ غلام علی صاحب *
سید علی حسن صاحب تحصیلدار *
مولوی محمد عارف صاحب *
سید محمد حامد صاحب *

سیکرٹری

سید احمد خاں بہادر سی ایس آئی *

روئداد اجلاس منعقدہ ۲۲ ستمبر سنہ ۱۸۷۳ ع نمبر ۱۶ جو بدستخطا سیکرٹری مرتب و کتاب روئداد میں مندرج تھی ملاحظہ ہوئی *

Checked 1987

سیکرٹری نے کمیٹی کو مطلع کیا کہ علیگڈھ میں ایک نہایت وسیع اور مرتفع اور خوش آب و ہوا میدان جہاں فوج کی پریڈ ہوتی تھی موجود ہی اور جو کہ علیگڈھ سے چھاونی فوج کی اُٹھہ گئی ہی اس سبب سے وہ قطعہ جو ملکیت گورنمنٹ کی ہی کمیٹی مدرسۃ العلوم کو مل سکتا ہی چنانچہ اُس میدان میں سے چند قطعات لوگوں کو واسطے بنانے کوٹھیوں کے مل گئے ہیں اور قریب ایک سو چوبیس بیگھہ کے جو چھتر ایکڑ کے مساوی ہوتا ہی باقی ہی پس میں تحریک کرتا ہوں کہ مدرسۃ العلوم کے لیئے اُس قطعہ کے ملنے کی کمیٹی کی طرف سے گورنمنٹ میں درخواست کی جاوے مجھے اُمید ہی کہ گورنمنٹ اس قطعہ کو اُس مطلب کے لیئے کہ وہاں مدرسۃ العلوم تعمیر کیا جاوے بطور عطیہ بخشش دیگی اور اگر گورنمنٹ کی مرضی کچھہ معاوضہ لینے کی ہو تو بموجب دفعہ ۲۰ قواعد کارروائی کمیٹی کے وہ زمین بعد اداے معاوضہ گورنمنٹ سے لی جاوے *

بعد اس کے سیکرٹری نے نقشہ اُس اراضی کا جو ازروے کمپاس اور اسکیل کے بنایا گیا تھا پیش کیا اور ممبروں نے باالاتفاق تجویز مذکورہ بالا سے اتفاق کیا اور سیکرٹری کو واسطے پیش کرنے درخواست کے گورنمنٹ میں اجازت دی *

سیکرٹری نے اس بات کی تحریک کی کہ کمیٹی سے اجازت ہو کہ بعد ملنے زمین کے اجراے کار و بار تعمیر مدرسۃ العلوم کی بھی تدبیر کی جاوے سیکرٹری نے کہا کہ مجھے خوب معلوم ہی کہ جو روپیہ بطور سرمایہ مدرسۃ العلوم کے جمع ہوا ہی وہ روپیہ بموجب دفعہ ۲۳ قواعد کار روائی کمیٹی کے تعمیر مدرسہ و تعمیر مکانات متعلقہ مدرسہ میں خرچ نہیں ہوسکتا مگر چار قسم کی آمدنی اس رقم ایسی ہی جس سے کاربار تعمیر مدرسہ کا شروع ہو سکتا ہی *

اول یہہ کہ علاوہ اُس چندہ عام کے جو بطور سرمایہ مدرسۃ العلوم کے کیا گیا ہی رئیسان ضلع علیگڈھ نے خاص چندہ واسطے قایم کرنے اور جاری کرنے ابتدائی درجہ تعلیم مدرسۃ العلوم کے کرنا شروع کیا ہی جس کی تعداد اس وقت تک چودہ ہزار تین سو پینتالیس روپیہ تک ہو گئی ہی اور اُن کا ارادہ ہی کہ اس چندہ میں سے اُس قدر عمارت مدرسۃ العلوم کی بھی بنائی جاوے جس میں وہ تعلیم ہی جاویگی جو طریقہ تعلیم پیش شدہ میں اسکول ڈپارٹمنٹ یا صیغہ مدرسہ کے نام سے موسوم ہی پس اُس خاص چندہ میں سے جس قدر روپیہ صرف تعمیر میں تجویز ہوگا اُس سے کاربار تعمیر جاری ہو جاویگا *

دوسرے یہہ کہ بعض لوگوں نے واسطے سرمایہ مدرسہ کے چندہ نہیں دیا ہی بلکہ خاص واسطے تعمیر مکان کے چندہ دیا ہی اور اس لیئے اُن کا چندہ داخل سرمایہ مدرسۃ العلوم کے جس کا ذکر دفعہ ۲۰ و دفعہ ۲۳ میں ہوا نہیں ہی اور وہ روپیہ کار و بار تعمیر میں صرف ہو سکتا ہی *

سویم یہہ کہ جس قدر پرامیسری نوٹ زر سرمایہ سے خریدے گئے ہیں اُس کا منافع بموجب دفعہ ۲۵ قواعد کارروائی کمیٹی کے تعمیر مکانات میں صرف ہو سکتا ہی *

چہارم یہہ کہ مجھکو معلوم ہوا ہی کہ بہت سے لوگ علاوہ اُس چندہ کے جو اُنہوں نے بطور سرمایہ مدرسۃ العلوم کے دیا ہی خاص واسطے تعمیر مکانات کے بھی چندہ دینے کو آمادہ ہیں *

مرزا محمد رحمت‌الله بیگ صاحب نے کہا کہ میں اس تحریک کی تائید کرتا ہوں کیونکہ اگر تعمیر مکانات میں روپیہ ہمارے سرمایہ مدرسۃ العلوم سے خرچ نہو بلکہ اُس کے منافع یا خاص چندوں سے تعمیر مکانات شروع ہو جاوے تو اِس سے زیادہ خوشی اور کامیابی کی کون سی بات ہوگی بلکہ مجھکو یقین ہی کہ ابتدائی تعلیم شروع ہو جانے اور اُس کے لایق ضروری مکانات کے تعمیر ہونے کے بعد لوگوں کو زیادہ تر توجہہ مدرسۃ العلوم کی طرف ہو جاویگی اور نیز روپیہ سرمایہ مدرسۃ العلوم میں بھی اُس سے بہت کچھہ مدد ملیگی جملہ ممبران موجودہ نے اس راے سے اتفاق کیا اور تحریک مذکورہ بالا باالاتفاق منظور ہوئی *

بعد اس کے شکریہ صدرانجمن کا ادا کیا گیا اور مجلس برخاست ہوئی *

دستخطا

سید احمد خاں بہادر سی ایس آئی

سیکرٹری

نمبر ۱۷۲

عربي مدرسہ دیوبند

اس مدرسہ کی سالانہ مجلس میں جناب مولوی محمد قاسم صاحب نے ایک نہایت لطیف اور دل پر اثر کرنے والی اور صداقت سے بھری ہوئی گفتگو کی اُس کے پڑھنے سے ہمکو اس بات کی بڑی خوشی ہوئی ہی کہ جناب مولوی صاحب ممدوح بھی مسلمانوں کے حق میں علوم و فنون جدیدہ کا حاصل کرنا ضروری تصور فرماتے ہیں چنانچہ اُنہوں نے ارشاد فرمایا ہی "کہ یہاں کے طالب علم اگرچہ بعض علوم و فنون جدیدہ میں کامیاب نہ ہوئے ہوں پر اُنکے حق میں یہ اُنکی استعداد مثل اُستاد کامل تعلیم کے لیئے کافی ہو اور مدارس میں اگرچہ

عربي مدرسه ديوبند

بعض علوم جديده کي تعليم کي اکثرت کے باعث طالب علموں کو ايک مشق تازه اُن علوم کي ايسي هو جو يهاں کے طالب علموں کو نهو اور بوجهه قوت استعداد اهل انصاف کے نزديک بالمعني اُن علوم مين بهي اُن کے مدارس کے طالب علموں سے يهاں کے طالب علم زياده هي سمجهے جاوينگے باايں همه اگر بالفرض بوجهه مشق نهونے بعض علوم جديده کے کچهه نقصان بهي متصور هو تو بوجهه مفقود هونے قوت استعداد علمي اور نهونے علم ديني کے اُن مدارس کے طالب علم بدرجها يهاں کے طالب علموں سے ناقص هونے چاهيئيں اب هم اُس بات کي طرف بهي اشاره کرتے هيں جس سے يهه معلوم هو جاوے که درباب تحصيل يهه طريقه خاص کيوں تجويز کيا گيا اور علوم جديده کو کيوں نه داخل کيا ـ منجمله ديگر اسباب کے بڑا سبب اس بات کا ايک تو يهه هي که تربيت عام هو يا خاص هو اُس پهلو کا لحاظ چاهيئے جس طرف سے اُن کے کمال ميں رخنه پڑا هو سو اهل عقل پر روشن هي که آج کل تعليم علوم جديده تو بوجهه کثرت مدارس سرکاري اس ترقي پر هي که علوم قديمه کو سلاطين زمانه سابق ميں بهي يهه ترقي نهوئي هوگي هاں علوم نقليه کا يهه تنزل هوا که ايسا تنزل بهي کسي کارخانه ميں نهوا هوگا ايسے وقت ميں رعايا کو مدارس علوم جديده کا بنانا تحصيل لا حاصل نظر آيا اور صرف بجانب علوم نقلي اور نيز اُن علوم کي طرف جن سے استعداد علوم نقلي اور استعداد علوم جديده بهي يقيناً حاصل هوتي هي ضروري سمجها گيا دوسرے يهه که زمانه واحد ميں علوم کثيره کي تحصيل سب علوم کے حق ميں باعث نقصان استعداد رهتي هي هاں بعد تحصيل علوم دانشمندي جس کو خاص تحصيل استعداد هي کے ليئے تجويز کيا هي اگر اور علوم قديمه و جديده کو حاصل کيا جاويگا تو البته مقدار زمانه تحصيل برابر رهيگا اگر تقديم تاخير سے مطلب بخوبي حاصل هوگا استعداد هر علم کي بخوبي حاصل هوگي اس ليئے علوم نقليه اور ان کے ساتهه علوم دانشمندي کو داخل تحصيل کيا اس کے بعد اگر طلباء مدرسه هذا مدارس سرکاري ميں جاکر علوم جديده کو حاصل کريں تو اُن کے کمال ميں يهه بات زياده مؤيد هوگي کاش گورنمنٹ بهي قيد عمر طلباء کو داخل کو اوڑا ديں تاکه يهه رفاه عام عام رهے اور سرکار کو بهي معلوم هو که استعداد اسے کها کرتے هيں " *

[illegible] هم جو [illegible] مدرسة العلوم قايم کرتے هيں همارا مقصد بهي يهي هي [illegible] جناب مولوي صاحب ممدوح نے فرمايا هي که مسلمانوں کے ليئے علوم ديني اور علوم دانشمندي اور علوم و فنون جديده [illegible] مهيا کيا جاوے *

مگر همکو يهه بات تسليم نهيں هي که مدارس سرکاري ميں علوم جديده کي تعليم بکثرت جاري هي بلکه در حقيقت کچهه نهيں هي اور بالفرض اگر هم تسليم بهي کر ليں تو علوم ديني اور علوم دانشمندي و علوم و فنون جديده کي تعليم گاهوں کا متفرق و منتشر هونا کچهه مفيد نهيں هي اور اس ليئے ضرور هي که وه سب ايک جگهه جمع کي جاويں تاکه انتظام واحد سے هر شخص بقدر اپني استعداد اور خواهش کے جس علم کو چاهے حاصل کرے يهه خيال کرنا که ايک مدرسه ميں سے ايک قسم کے علوم کي تکميل کرکے دوسري قسم کے مدرسه ميں داخل هوں تجربه کي رو سے درست نهيں هوتا اس ليئے که جب عمر تحصيل علوم کي نکل جاتي هي تو پهر کچهه حاصل نهيں هوتا غرض که همارے مقصد و جناب مولوي صاحب کي گفتگو ميں بالکل اتحاد پايا جاتا هي همارا يهه مقصد هي که جن چيزوں کي ضرورت جناب ممدوح نے فرمائي هي وه سب ايک جگهه جمع کي جاويں تاکه جس کو جس کي ضرورت هي وه اُس کو ملے *

راقـــــم

سيد احمد

اِلتماس

بخدمت خريداران تهذيب الاخلاق

جو که سال سنه ۱۲۹۰ هجري عنقريب ختم هونے کو هي اور بموجب قاعده معينه کے سال آينده يعني سنه ۱۲۹۱ هجري کا روپيه پيشگي آنا چاهيئے لهذا التماس هي که قبل اختتام ماه ذيحجه سنه ۱۲۹۰ هجري زر قيمت پرچه بابت سال آينده عنايت هو ورنه بعد اختتام ماه مذکور تا آنے زر پيشگي کے اجراے پرچه کا آپ کے نام پر ملتوي رهيگا *

سيد احمد

منيجر تهذيب الاخلاق

بمقام عليگڈه ـــــ مطبع عليگڈه انسٹيٹيوٹ ميں چهپا اور حافظ محمد عبدالرزاق کے اهتمام سے شايع هوا

HYDERABAD [illegible] LIBRARY
NOT TO BE ISSUED
۱۳۴۰
۳۴